"پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق" کی کارکردگی(2020ء): اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Performance of "Human Rights Commission of Pakistan"(2020): Analysis in the Light of Islamic Teachings

Asif Rasheed
M.Phil Scholar, Islamic Studies, Bahauddin zakariya University, Multan
Email: asifrasheed2323@gmail.com

Aroosa Abbas
Lecturer Islamiat, Govt. Associatw College(W), Sanawaan
Email: aroosaabbas786@gmail.com

Abstract

In the present era, the concept of human rights has gained significant importance. Today, various organizations and NGOs in the Western world advocate for human rights in contemporary times. However, in reality, Islam presented the notion of human rights fourteen hundred centuries ago in such a comprehensive and detailed manner that by adhering to it, the best social and international relations can be established. One important development in Pakistan regarding human rights was the formation of the Human Rights Commission of Pakistan (HRCP) in 1986, which is a non-political and non-profit organization. Under this commission, public meetings are arranged to raise awareness of human rights among the youth. Conventions of authors, poets, and artists from all provinces are also held to promote dialogue and discussion on human rights and peace in society. Through this commission, a separate election desk was established to familiarize the public with democratic rights. Consultations were also conducted to clarify the impact of military Civil relations on human rights .This commission has presented Pakistan's records and positions on human rights in the United Nations through online initiatives so that the media and online organizations can be aware of Pakistan's human rights records and stance. The performance of the Pakistan Commission for Human Rights and its basic duties and powers include reviewing existing and approved laws in light of the principles of human rights, formulating practical plans for the promotion and implementation of human rights in Pakistan and more. In this study, an evaluation of the human rights laws enacted in Pakistan will be presented to determine their harmony with Islamic teachings and the extent to which their conformity with Islamic teachings is necessary.

Keywords: Human Rights, Commission of Pakistan, performance ,Islamic Law , Accountability

تعارف:

انسانی حقوق کی اصطلاح عصرِ حاضر میں بہت اہمیت کی حامل ہے کیوں کہ مغربی اقوام اپنے جس انسانی حقوق کے منشور پر آج اتنا فخر کرتے ہیں جو کہ آخری مرحلے میں "انسانی حقوق کے عالمی منشور 1948ء" کی صورت میں سامنے آیا، درحقیقت اس کی بنیاد محض دو سے تین صدیوں کی کاوش ہے۔ درحقیقت، چودہ سو سال قبل اسلام نے انسانی حقوق کا جو منشور دیا اور جس کا خلاصہ نبی کریم ﷺ نے اپنے آخری خطبۂ حجۃ الوداع میں بیان فرمایا، وہ ایک مکمل اور جامع قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد و مدعا اس امر کی وضاحت ہے کہ انسانی حقوق سے متعلق پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے اور یہ معلوم کیا جاسکے کہ ایچ آر سی پی کی کارکردگی اسلامی تعلیمات سے مماثلت رکھتی ہے یا اس میں اسلامی تعلیمات کے مطابق تطبیق درکار ہے۔

عربی زبان میں حق کا مصدر ح ق ق ہے۔ امام راغب اصفہانی "مفردات القرآن" میں حق کے معانی "مطابقت اور موافقت" کے بیان کرتے ہیں اور حق کا لفظ واجب، لازم اور لائق کے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔[1] قرآنِ کریم میں اکثر مقامات پر "مبنی بر انصاف ہونا، جائز ہونا، ضرورت ہونا، لازمی و ضروری ہونا" وغیرہ کے معنوں میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔[2] الحق الامر المقضی (حق فیصلہ شدہ امر ہے)۔[3]

علامہ جرجانی "حق" کے متعلق یوں رقمطراز ہیں: "الحق في للغة هو الثابت الذي لايسوغ انكاره۔"[4] لغت میں "حق اس ثابت شدہ امر کو کہتے ہیں جس کے انکار کی گنجائش نہ ہو۔" "ہر انسان کو انسان کے حوالے سے باہمی طور پر اور بالخصوص ریاست جیسے طاقت ور اور بااختیار ادارے کے حوالے سے جو تحفظات، اختیارات اور رعایات و مراعات حاصل ہیں، انہیں بنیادی حقوق کہا جاتا ہے۔"[5] "اسلام میں بنیادی حقوق سے مراد شریعت کی طرف سے عطا کردہ حقوق ہیں اور اسلامی ریاست میں مقیم سربراہِ ریاست سے لے کر ایک عام شہری تک سب یکساں طور پر اس سے مستفید ہونے کا حق رکھتے ہیں۔"[6] انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس میں حق کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے:

"A right is an interest recognized and protected by the rule of law. It is an interest, respect for which is a duty, and the disregard of which is a wrong." [7]

اس طرح حق کی جامع تعریف یہ ہوئی کہ وہ فیصلہ شدہ اور جائز امر جس میں انکار کی گنجائش موجود نہ ہو اور ریاست کا ہر شہری اس سے یکساں طور پر مستفیذ ہو سکے۔ یہ حق قانونی طور پر ہر شہری کو حاصل ہو اور اس کی خلاف ورزی ناجائز متصور ہو۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی کارکردگی (2020ء):

پاکستان میں حقوق کی حفاظت کے لئے آئینی بندوبست کیا گیا ہے جس پر حقیقی معنوں میں عمل درآمد کیا جائے اور حقوق مخالف قوانین

کو ان کی مطابقت میں لایا جائے تو انسانی حقوق و آزادی کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ پاکستانی آئین کی شِق 25 میں قانون کی نظر میں تمام شہریوں کی برابری اور قانون کے مساوی تحفظ کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔[8] ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ پاکستانی آئین میں پیش کی گئیں شِقوں پر عمل درآمد کی ہر ممکن کوشش کی جائے تاکہ انسانی حقوق سے استفادے کی راہیں ہموار ہو سکیں۔

پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتِ حال:

صوبہ پنجاب: خواتین کے وراثتی حقوق کا ترمیمی آرڈیننس 2019ء جو کہ 2020ء میں منظور ہوا، اس کے ذریعے تمام خواتین کے وراثتی حقوق اور ان کے اقدامات کے متعلق شقیں شامل کی گئیں، اس کے ساتھ انسداد جنسی زیادتی آرڈیننس 2020ء بھی منظور ہوا۔[9] تاہم انسانی حقوق کی فراہمی اور ملکی امن کی صورتِ حال کا اندازہ پیش آمدہ واقعات سے لگایا جا سکتا ہے۔ سال کے 11 ماہ کے دوران پنجاب بھر میں درج ہونے والے 503،168 کل جرائم میں 67،352 ملزمان کو مجرم قرار دیا گیا اور 43،551 کو بری کر دیا گیا۔

جرائم کی نوعیت	2020ء میں کل واقعات
عصمت دری	3773
اجتماعی عصمت دری	219
نابالغ بچوں کی عصمت دری	163
قتل اور قتل کی کوشش	9634
اغواء	13397
غیرت کے نام پر قتل	237
گھریلو تشدد	576
تیزاب جرائم	59
نفرت کا مواد	11

توہینِ مذہب	487
پولیس مقابلے	[10] 293

انسانی حقوق کی محافظ تنظیموں نے اس حقیقت کو واضح کیا کہ پنجاب کی جیلوں میں زیادہ آبادی کا معاملہ (وفاقی محتسب کی رپورٹ کے مطابق 36،806 کی گنجائش کے مقابلے میں 43 جیلوں میں 48،283 افراد کا ہونا) وبا (کووڈ) کی آمد کے بعد بھی حل نہیں کیا گیا۔ گنجائش سے کہیں زیادہ پُر ہجوم، غیر معیاری حفظانِ صحت اور سہولیات کی کمی کے ساتھ جیلوں میں اس وائرس کے پھیلاؤ کا بہت زیادہ امکان بڑھ گیا۔ جس کا تدارک صرف سماجی فاصلہ، ماسک اور ہاتھ دھونے سے ہی کیا جا سکتا تھا۔ کووڈ 19 کا پہلا کیس لاہور کی کیمپ جیل میں سامنے آیا۔ جس کے بعد جانچ، قرنطینہ، منتقلی اور زیرِ سماعت قیدیوں کے بعض زمروں کے رہائی کے اقدامات حکام کی جانب سے کیئے گئے۔

صوبہ سندھ: سندھ حکومت میں سب سے پہلے کووڈ کے حوالے سے قانون نافذ ہوا جس میں سندھ کووڈ 19 ایمر جنسی ریلیف ایکٹ 2020ء شامل تھا۔ یہ لاک ڈاؤن میں آجران کی جانب سے ملازمین کو بر طرف کرنے کی ممانعت کرتا ہے۔ اس لیے اس قانون پر عمل درآمد ناقص ہی رہا۔[11] صوبے میں افراد کے خلاف 2020ء میں جرائم کا جائزہ پیش کیا گیا اور ذرائع ابلاغ میں پتہ چلتا ہے کی سال کے دوران کم از کم 29 پولیس مقابلے ہوئے جن سے 50 افراد متاثر ہوئے۔[12] اس سے یہ علم ہوتا ہے کہ صوبہ سندھ میں امن وامان کی صورتحال خصوصی توجہ کی منتظر ہے۔

جرائم کی نوعیت	2020ء میں کل واقعات
قتل	1350
مجرمانہ حملے	101
اقدام قتل	1820
غیرت کے نام پر جرائم	126
شدید زخمی	865
عام زخمی	2818
ہنگامہ آرائی	2790
پولیس پر حملے	1915
دیگر حملے	277

جنسی زیادتی	344
اجتماعی زیادتی	54
اغواء	3226
اغواء برائے تاوان	82
بچوں کا اغواء	291
اقدامِ خودکشی	29
توہینِ مذہب سے متعلقہ جرائم	[13] 50

سندھ کے قید خانوں میں کل 12،790 قیدیوں کا کووڈ19 ٹیسٹ کیا گیا جس میں سے 1،638 کے مثبت نتائج آئے۔ سندھ کی جیلوں میں ایک قیدی کی کورونا کے وجہ سے ہلاکت ہوئی۔ اسی دوران جیل کے عملے کے 1،281 اراکین کا وائرس ٹیسٹ کیا گیا تو 112 افراد کے ٹیسٹ مثبت آئے جن میں سے 109 اراکین صحت یاب ہوئے۔ سندھ کے جیل خانہ جات کے انسپکٹر جنرل کے مطابق کووڈ19 کے مریضوں کے لئے علیحدہ سیل مختص کئے گئے، اس کے ساتھ ہی معائنہ کرنے والے ماہرین کے مشورے پر، سندھ حکومت نے قیدیوں میں کووڈ19 کے متاثرہ مریضوں کے علاج معالجے کے لئے خصوصی طور پر میڈیکل آفیسرز تعینات کئے۔

صوبہ خیبر پختونخوا میں معاشرتی امن کی صورتِ حال کافی دگرگوں رہی جس کا اندازہ معاشرتی امن وامان کے متعلق کیسز سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

جرائم کی نوعیت	**2020ء میں کل واقعات**
ریپ	278
ریپ بشمول قتل	7
نابالغوں کے ساتھ ریپ	264
غیرت کے نام پر جرائم	81
گھریلو تشدد	304
توہینِ مذہب	40
پولیس مقابلے	[14] 134

سال2020 میں قید خانوں میں بہت زیادہ ہجوم رہااور قیدی کووڈ19 کی زد میں رہے۔ پشاور ہائی کورٹ کے دو ججوں نے مردان، صوابی اور نوشہرہ میں جیلوں کا معائنہ کر کے قیدیوں کی مشکلات کا جائزہ لیا۔ جیلوں میں گنجائش سے زیادہ قیدیوں کی تعداد کا بھی ریکارڈ لیا گیااور اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے نظر بندوں کو آزمائشی بنیادوں پر رہا کرنے کی ہدایات جاری کی گئیں۔ معمولی جرائم میں قید اٹھارہ قیدیوں کو رہا کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی فوری رہائی کے لئے زیرِ سماعت بیس مقدموں کی پیش رفت کو تیز تر کیا گیا۔ کووڈ19 کی احتیاطی تدابیر کے نتیجے کے طور پر نئے قیدیوں کو پرانے قیدیوں سے علیحدہ قرنطینہ میں رکھا گیا۔ تمام صوبائی جیلوں میں آئسولیشن وارڈ اور قرنطینہ مراکز قائم کئے گئے، ملاقاتیوں پر پابندی عائد کی گئی اور اس کے ساتھ جسمانی دوریوں کو قابلِ عمل حد تک ممکن بنایا گیا اور ماسک اور سینیٹائزر بھی فراہم کئے گئے۔

صوبہ بلوچستان: بلوچستان میں 2020ء میں منظور کیا گیا سب سے اہم قانون بلوچستان ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ اتھارٹی ایکٹ ہے۔ جس کا مقصد بے گھر افراد کو رہائش فراہم کرنا تھا۔[15] صوبہ بلوچستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف بہت سے واقعات رپورٹ ہوئے جس سے صوبائی امن کی صورتِ حال کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ رپورٹ کئے گئے واقعات کا جدول ذیل میں ذکر ہے:

جرائم کی نوعیت	2020ء میں کل واقعات
ریپ	39
ریپ بشمول قتل	3
نابالغوں کے ساتھ ریپ	51
غیرت کے نام پر جرائم	47
گھریلو تشدد	126
توہینِ مذہب	1
پولیس مقابلے	18 [16]

13 اگست کو تربت کے علاقے ابصار میں یونیورسٹی آف کراچی کے طالب علم حیات بلوچ کو فرنٹئیر کور (ایف آئی) کے اہلکاروں نے فائرنگ کر کے قتل کیا اور حیات بلوچ کے والد کا کہنا تھا کہ ایف سی کے اہلکاروں نے اسے کھجوروں کے باغ سے گرفتار کیا تھا جہاں وہ اس کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اسے

سڑک پر فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا تھا۔ اس واقعے کے خلاف صوبہ بھر میں مظاہرے ہوئے جن میں انصاف کی فراہمی اور ماورائے عدالت ہلاکتوں کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے بعد ایف سی کے سپاہی شادی اللہ (جس نے حیات بلوچ کو گولی ماری تھی) کو پولیس نے گرفتار تو کر لیا لیکن بعد میں ایف سی بلوچستان کے انسپکٹر جنرل میجر سرفراز علی نے قتل کو ادارے کی بجائے ایک 'فرد' کی غفلت قرار دے دیا۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی کارکردگی (2020ء): اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

- **خواتین کا وراثتی حقوق آرڈیننس 2019 کا جائزہ (منظور شدہ 2020):**

خواتین کے وراثتی حقوق سے نفاذ کا (ترمیمی) آرڈیننس 2019 (منظور شدہ 2020) میں خواتین کے وراثتی حقوق کے ان اقدامات سے متعلق ذیلی شقیں شامل کر دی گئی ہیں جو محتسب کے فیصلے سے متاثر کوئی بھی شخص لے سکتا ہے۔[17] خواتین کے حقوق مین ان کے حقِ وراثت کو دیکھا جائے تو اسلام میں خواتین کا وراثت میں شرعی حق ثابت ہوتا ہے۔ اس کا حکم قرآنِ پاک میں اس طرح آیا ہے:

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۔[18]

"مردوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قریبی رشتہ دار اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قریبی رشتہ دار اس ترکہ سے خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ یہ حصہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مقرر ہے۔"

حضور نبی کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کی عملی مثالیں بھی پیش کیں ہیں۔ ایک صحابی سعد بن ربیعؓ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور ان کی دو لڑکیاں تھیں۔ سعد کے بھائی نے ترکے پر قبضہ کر لیا اور لڑکیوں کو کچھ نہ دیا۔ اس پر سعدؓ کی بیوہ شکایت لے کر آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جس کے بعد سورۃ النساء کی درج بالا آیات نازل ہوئیں۔ آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سعدؓ کے بھائی کو بلوایا اور حکم دیا کہ مرحوم کی دونوں بیٹیوں کو اس کے ترکے میں سے دو تہائی اور بیوہ کو آٹھواں حصہ دو اور بقیہ خود رکھ لو۔[19]

پاکستان میں عورتوں کی وراثت کے متعلق صورتِ حال کافی خراب ہے۔ اکثر برادریوں کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کاروبار اور کارخانے وغیرہ اولادِ نرینہ کو ملیں اور بیٹیوں کو جہیز دیا جائے۔ زمین دار اور جاگیر داروں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ لڑکیوں کی شادی خاندان سے باہر نہ ہو تاکہ جائیداد خاندان سے باہر نہ جائے جس سے

دوسرے لوگوں نے بھی ان کی دیکھا دیکھی یہی رواج اپنایا ہے۔ اس لئے پاکستان کے ہر صوبے میں عورت کی وراثت کے حوالے سے صورتِ حال کافی افسوس ناک ہے۔

- **انسداد جنسی زیادتی آرڈیننس 2020:**

انسداد جنسی زیادتی (تحقیقات و ٹرائل) آرڈیننس 2020 ، جنسی زیادتی کے مرتکب افراد کی قومی رجسٹری اور واقعے کے چھ گھنٹے کے اندر طبی و قانونی معائنے کے لئے کرائسز سیل کے قیام کو فروغ دیتا ہے۔[20] اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حدِ زنا کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں زنا کی حد مقرر کر دی ہے اور اسے ناقابلِ معافی جرم قرار دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۔ [21]

"جو عورت بدکار ہو اور جو مرد بدکار ہو تو لگاؤ ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو (سو) دُرّے۔"

اس آیتِ کریمہ سے متعین ہو گیا کہ غیر شادی شدہ کو زنا کے بعد سو کوڑے لگائے جائیں گے اور شادی شدہ کو رجم (سنگسار) کیا جائے گا۔[22] صحیح بخاری شریف میں حضرت عمرؓ کا خطبہ ارشاد ہوا ہے:

قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتْ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوْ الِاعْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ ۔[23]

لہٰذا آیتِ رجم کی تلاوت منسوخ ہو گئی ہے مگر اس کا حکم تا قیامت باقی ہے اور واجب العمل ہے، جو اس کا انکار کرے گا تو گمراہ ہو گا۔ پاکستان میں سزاؤں کے نفاذ کا عمل ممکن نہیں ہو پاتا بعض کیسز جو میڈیا تک رسائی حاصل کرتے ہیں وہ بھی کچھ عرصے کے شور کے بعد وقت کی دھول میں دب کر رہ جاتے ہیں۔ اس لئے پاکستان میں حدود اور سزاؤں کا نفاذ کافی مشکل نظر آتا ہے۔

- **کووڈ-19 آرڈیننس 2020:**

اس آرڈیننس کے تحت کورونا وائرس کے پھیلاؤ کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورتِ حال کے پیشِ نظر اشیاء کی سمگلنگ کے تدارک کا اہتمام کیا گیا ہے۔[24] وبا کے متعلق احادیثِ نبوی سے ہمیں بہترین رہنمائی میسر آتی ہے، رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تُقْدِمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ يَعْنِي الطَّاعُونَ ۔[25]

"عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے بیان کیا' وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا"جب تم سنو کہ فلاں علاقے میں طاعون پھیل گیا ہے تو پھر وہاں مت جاؤ' اور جب کہیں پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو اس (طاعون) سے فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے مت نکلو۔"

وبا کی شدید صورتِ حال میں اقدامات کے مکمل طریقے ہمیں احادیثِ نبوی میں میسر ہیں کہ جیسے وبا کی صورت میں اس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرنے کی ممانعت احادیث سے ثابت ہے جو اس ضمن میں سب سے اہم قدم بھی شمار ہوتا ہے۔ اس طرح سے دیکھا جائے کہ ایرانی مسافروں سے یہ وبا پاکستان منتقل ہوئی تھی اگر حدیث کی روشنی میں اس سفر سے احتراز کیا جاتا تو یقیناً وبا کا خطرہ کم ہو جاتا۔

- **بین الاقوامی عدالت انصاف آرڈیننس 2020:**

اس آرڈیننس کے تحت بین الاقوامی عدالت کے احکامات اور فیصلوں کے حوالے سے غیر ملکی شہریوں کو جائزے اور نظر ثانی کا حق دیا گیا ہے۔[26]

قرآن پاک میں اس بات کا حکم نازل ہوا ہے کہ فیصلہ کرتے وقت یا پھر گواہی دیتے وقت صرف اور صرف عدل کا پہلو مدِ نظر رکھا جائے اور کسی کی رشتہ داری یا اقربا پروری کے باعث غلط معاملے میں طرف داری نہ کی جائے کیوں کہ یہ امر عدل اور انصاف سے ہٹ کر معاشرے کو استحصال کی طرف دھکیلنے میں کردار ادا کرتا ہے۔ اس لئے قرآن پاک میں جا بجا عدل کے پہلو کو تھامنے اور اس کے مطابق فیصلے کرنے کا حکم نازل ہوا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۔[27]

"اے ایمان والو! ہو جاؤ مضبوطی سے قائم رہنے والے انصاف پر گواہی دینے والے محض اللہ کے لیے چاہے گواہی دینا پڑے تمھیں اپنے نفسوں کے خلاف یا اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ (جس کے خلاف گواہی دی جا رہی ہے) وہ دولت مند ہو یا فقیر۔ پس اللہ زیادہ خیر خواہ ہے دونوں کا۔ تو نہ پیروی کرو خواہش نفس کی انصاف کرنے میں اور اگر تم ہیر پھیر کرو، یا منہ موڑو تو بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔"

مولانا اصلاحی عدل و انصاف کے متعلق وضاحت کرتے ہیں ہر شخص کو ظلم و تعدی سے بچانا اور ان کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کرنا ریاست کی ذمہ داری اور فرائض میں شامل ہے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ہر

شخص کو امیر و غریب، بادشاہ و گدا کی تفریق کے بغیر انصاف دینے کے انتظامات کو مضبوط کرے اور اس طرح بے لاگ انصاف کے حصول کو تمام شہریوں کے لئے ممکن بنائے۔[28] اسلامی ریاست کی فلاح و کامیابی کا واحد راستہ یہ ہے کہ اس مملکت میں عدل و انصاف عام ہو اور کسی نسل یا رتبے کی تمیز کے بغیر سب کے لئے انصاف کا راستہ ایک ہی ہو، سب کے لئے یکساں سلوک روا رکھا جائے اور کسی کو اس کے ذاتی رتبے یا عہدے کے باعث اسے انصاف کے درجے سے بالاتر نہ سمجھا جائے۔

- **ہاؤسنگ سکیمز:**

بلوچستان ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ اتھارٹی ایکٹ 2020 کے ذریعے صوبائی حکومت پر لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ بے گھر لوگوں کو رہائش کی فراہمی کے لئے رہائش اور شہری منصوبہ بندی سے متعلق ایک اتھارٹی قائم کرے اور شہری منصوبہ بندی کا جامع نظام تشکیل دے۔ خیبر پختونخوا خانہ بدوشی کی ممانعت کا ایکٹ 2020 صوبے میں خانہ بدوشوں کی کی نگہداشت، بحالی اور انضمام کا بندوبست کرتا ہے۔اس کے علاوہ خیبر پختونخوا پناہ گاہ ایکٹ 2020 کے ذریعے لوگوں کے لئے پناہ گاہیں قائم ہوئیں تاکہ وہ عزت کے ساتھ پناہ حاصل کر سکیں۔[29]

اسلام ہر انسان کو اس کے بنیادی حق سے مستفیذ کرتا ہے اور اسی ضمن میں اسلام جائز ذرائع سے مال و دولت کمانے اور اپنی زندگی کی سہولیات کو بہتر کرنے کا حق ہر انسان کو عطا کرتا ہے۔ ہر فرد کو اپنی ملکیت میں جائز تصرف کا حق دیا گیا ہے اور حقِ ملکیت میں کسی مرد یا عورت کی تمیز نہیں کی گئی۔[30] اسلامی ریاست میں ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے ساتھ باعزت طور پر زندگی گزار سکے اور صوبائی سطح پر ہاؤسنگ سکیموں کی پلاننگ شہریوں کے بنیادی حقوق کا حصہ شمار ہوتی ہے۔

- **تعلیمی سرگرمیاں:**

پنجاب نجی تعلیمی ادارہ جات ایکٹ 2020 کے ذریعے آرڈیننس 1984 کے ایکٹ میں ترمیم کی گئی اور رجسٹرنگ اتھارٹی کو یہ حق دیا گیا کہ آفات اور وبائی امراض جیسی صورتِ حال کے دوران اسے متبادل ذرائع سے تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے احکامات جاری کرنے کا حق حاصل ہو گا۔ بلوچستان میں ضبط و منجمد شدہ ادارہ جات (سکول، مدارس) ایکٹ 2020 بند سکولوں اور مدارس کے انتظام و انصرام کو ممکن بنانے کی کوشش کرتا ہے اور ایسے اداروں کے طلباء کی مرکزی دھارے میں شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے بورڈ کے قیام کا اہتمام بھی کرتا ہے۔[31] اسلام میں ہر شہری کو تعلیم کا بنیادی حق حاصل ہے۔ یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ پر پہلی وحی کا موضوع بھی تعلیم کا

ہی تھا۔ پہلی وحی کا آغاز اقراء سے کیا گیا اور جہاں اہلِ اسلام کو حصولِ علم کا پابند کیا گیا وہیں انہیں یہ حق عطا کیا گیا کہ وہ اسلامی ریاست میں بغیر کسی رکاوٹ کے علم حاصل کر سکیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ۔ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۔ [32]

"آپ پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا فرمایا، پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے، آپ کا رب بڑا کریم ہے، جس نے علم سکھایا قلم کے واسطے سے، اسی نے سکھایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

علم کا بنیادی حق انسان کو اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی کے نزول کے ساتھ عطا کر دیا تھا، جس کی وضاحت رسول اللہ ﷺ نے اپنی احادیثِ مبارکہ سے کی اور ہر انسان کے لئے تعلیم کا حصول لازم اور فرض قرار دیا۔ حدیث میں بیان ہوا ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ [33]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ علم کا حصول اور اس کے لئے کوشش کرنا ہر انسان کا حق ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے لئے فرض بھی قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسان کا تعلیم کے حصول کا حق واضح طور پر عیاں ہے اور اس ضمن میں پاکستان میں طلبہ کے لئے کی گئی کاوشیں معاشرتی ترقی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ تاہم پاکستان میں تعلیم کے حقوق کے لئے کی گئی کوششیں مزید اصلاحات کی متقاضی ہیں تا کہ پاکستانی معاشرہ بین الاقوامی معیارات کا مقابلہ کر سکے۔

صوبہ خیبر پختونخوا میں تعلیمی معیار بہت زیادہ کم رہا اور وبا کی صورت میں بھی طلبہ کو فیس کی ادائیگی پر مجبور کیا گیا۔ اس کے بعد فیسوں میں اضافے کے احتجاج پر طلبہ پر لاٹھی چارج کیا گیا اور طلبہ کی تعلیم تک رسائی کی ضمانت بھی نہیں تھی۔[34] اسلام میں بحیثیت شہری ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے جبکہ خیبر پختونخوا میں شہریوں کو ان کا یہ بنیادی حق حاصل نہیں جس کے لئے پاکستانی حکومت کو اس ضمن میں مناسب قانون سازی اور اقدامات کرنے کی اشد ضرورت ہے تا کہ پاکستانی ریاست میں شہری ان کے بنیادی حقوق سے مکمل طور پر مستفیذ ہو سکیں۔

- **محکمہ صحت کی کاوشیں:**

پنجاب وبائی امراض ایکٹ 2020، صحت کے تحفظ کے عمومی و اجتماعی اقدامات پر پابندیوں کے ذریعے وبائی امراض سے بچاؤ اور ان کی روک تھام کا اہتمام کرتا ہے۔ اس طرح بلوچستان ضبط و منجمد مراکز ایکٹ 2020،

اسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی ضبط اور منجمد سہولیات کو بحال کرنے اور ان اداروں کے ملازمین کی مرکزی دھارے میں شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے بورڈ کے قیام کا انتظام کرتا ہے۔ خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر سروسز پرووائیڈرز اینڈ فسیلیٹیز ایکٹ 2020 صحت کی خدمات فراہم کرنے والوں، مریضوں اور ان کے خدمت گاروں کے خلاف تشدد کی ممانعت کرتا ہے۔ اس ایکٹ کا ایک مقصد مراکزِ صحت میں املاک کو نقصان سے بچانا ہے۔ خیبر پختونخوا تولیدی صحت کی نگہداشت کے حقوق کا ایکٹ 2020 تولیدی صحت کی نگہداشت کا اہتمام کرتا ہے اور اس کے متعلق حقوق کو فروغ دیتا ہے۔ خیبر پختونخوا ایپیڈیمک کنٹرول اینڈ ایمرجنسی ریلیف ایکٹ 2020 کا مقصد وبائی امراض کے پھیلاؤ کی روک تھام اور ہنگامی صورتِ حال سے دوچار افراد کی امداد کرنا ہے۔ سندھ کووڈ-19 ہنگامی امداد ایکٹ 2020 کا مقصد کرونا وائرس کی وبا کے باعث پیدا ہونے والی صورتِ حال میں لوگوں کو مدد فراہم کرتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت شعبہ صحت کی آگہی جاری کی گئی اور کووڈ-19 میں مبتلا ملازمین کی بامعاوضہ چھٹیوں اور عوامی مقامات پر ماسک لازمی پہننے کی شقیں شامل کی گئیں۔[35]

اسلام میں جملہ حقوق کی ادائیگی کے لئے انسانی صحت کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور یہ ہر انسان کے بنیادی حقوق میں شامل ہے کہ ہر انسان کو تمام مناسب طبی سہولیات فراہم کی جائیں۔ اسلام میں جہاں مریضوں کو عیادت اور مزاج پرسی کا بنیادی حق حاصل ہے بالکل اسی طرح ہر مریض کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ انہیں صحت کی بحالی کے لئے بہترین علاج معالجے کی سہولیات میسر آئیں اور اس کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔ اسلام میں مریضوں کے لئے خصوصی رعایات وسہولیات رکھی گئی ہیں اور ان کا حق رکھا گیا ہے کہ وہ اسلام کے دیئے گئے ان حقوق سے مکمل طور پر استفادہ کریں جو اسلام نے ہر ایک کو بحیثیت انسان عطا کئے ہیں۔[36] قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بیمار اور مجبور افراد کے لئے ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭمَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭوَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.[37]

"نہیں ہے کمزوروں پر اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جو نہیں پاتے مال جسے خرچ کریں (اگر یہ پیچھے رہ جائیں) کوئی حرج جبکہ وہ مخلص ہوں اللہ کے لئے اور اس کے رسول کے لیے، نہیں ہے نیکوکاروں پر الزام کی کوئی وجہ اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔"

پاکستان میں نظامِ صحت کے معاملے میں ظفر سید بی بی سی اردو ڈاٹ کام میں اپنے کالم میں لکھتے ہیں کہ پاکستان میں پولیو کے خاتمے اور زچہ وبچہ کی صحت کے میدان میں مقرر کردہ اہداف کے حصول میں ناکامی کی بڑی وجہ

یہ ہے کہ حکومتوں نے صحت کے شعبے کو عوامی فلاح کی بجائے کاروبار سمجھ رکھا ہے۔ ان کے مطابق پاکستان صحت کے محکمے پر بہت کم خرچ کرتا ہے جس میں 73 فیصد حصہ لوگ اپنی جیب سے ادا کرتے ہیں اور 27 فیصد میں فلاحی ادارے اور پرائیویٹ ادارے شامل ہیں اور حکومت کا حصہ اس میں انتہائی کم ہے۔[38]

اسلام میں انسان کو اس کی صحت کے لئے اقدامات کرنے کا مکمل حق دیا گیا ہے اور اس کی زندگی کے بنیادی حق میں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ اسلام بحیثیت انسان اسے اس کے تمام بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں کی گئی۔ اسلام اسی وجہ سے انسانی حقوق کا پاسبان ہے کیوں کہ کوئی انسان کا کوئی بنیادی حق ایسا نہیں ہے جس کا حکم اسلامی شریعت میں موجود نہ ہو۔

پاکستان میں محکمہ صحت کے حوالے سے ہونے والی کارکردگی پہلے کی نسبت کافی بہتر صورتِ حال کی طرف جا رہی ہے لیکن ابھی بھی اس شعبے میں انسانی صحت کی سہولیات کے متعلق مزید پیش رفت کی اشد ضرورت ہے۔ چونکہ پاکستان میں انسان کے اس بنیادی حق کی فراہمی کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ بہترین صحت سے مستفیذ ہو سکے اس لئے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحت کے ضمن میں پاکستان کی وہ قانون سازی انسانی حقوق کے حوالے سے بالکل اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ تاہم اس کے عملی نفاذ کی اشد ضرورت ہے۔

خلاصۂ بحث

پاکستان میں انسانی حقوق سے متعلق اہم پیش رفت یہ ہوئی ہے کہ 1986ء میں کمیشن بنام ایچ آر سی پی (Human Rights Commission of Pakistan) تشکیل دیا گیا جو کہ غیر سیاسی اور غیر منافع بخش تنظیم کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایچ آر سی پی کی طرف سے ریکارڈ کردہ واقعات سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ ملک میں انسانی حقوق سے متعلق قوانین بنائے تو جاتے ہیں لیکن اس پر عمل درآمد کی کوششیں ناکافی حد تک کم ہیں۔ پاکستان میں کسی بھی مسئلے پر قانون تو بنالیا جاتا ہے لیکن اس کے متعلق آغاز سے اور نہ بعد میں کوئی نفاذ کی کوشش کی جاتی ہے۔ خواتین کے وراثتی حقوق کے قوانین، انسداد جنسی آرڈیننس 2020ء، بین الاقوامی عدالت انصاف آرڈیننس 2020ء، ہاؤسنگ سکیمز اور تعلیمی سرگرمیوں کا جب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی تجزیہ کیا جاتا ہے تو پاکستان کے انسانی حقوق کے قوانین اسلام سے کُلی طور پر مطابقت رکھتے ہیں۔ قوانین کا اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہونا اس کا اسلامی شریعت کے عین مطابق ہونے کو ثابت کرتا ہے تاہم ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ان قوانین کے نفاذ کے عملی اقدامات کر کے ملکِ پاکستان کو کامیابی و ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کیا جائے۔

تجاویز وسفارشات:

1. ایچ آر سی پی کی کارکردگی کو مزید نمایاں کرنے کے لئے حکومتِ پاکستان کو اس کے لئے مناسب فنڈز مہیا کرنے چاہئیں تاکہ انسانی حقوق کی پیش رفت میں ان تمام اقدامات پر عمل کیا جا سکے جس کے لئے ایچ آر سی پی سفارشات پیش کرے۔
2. پاکستان میں صوبائی سطح پر خواتین کے اسلامی حقوق کی ادائیگی کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے اور اس کے عملی نفاذ کے اقدامات کئے جائیں۔
3. انسانی حقوق کے فروغ کے لئے کام کرنے والے کارکنان کو ملکی و بین الاقوامی سطح پر خراجِ تحسین پیش کیا جائے تاکہ وہ اس ضمن میں مزید محنت کے خواہاں ہوں اور انہیں تحفظ بھی فراہم کیا جائے۔
4. پاکستانی معاشرے کے علماء و دانش ور حضرات کو معاشرے میں امن و فروغ دینے کے لئے محبت و اخوت اور انسانیت کی عظمت کے پیغام کو پھیلانا چاہیے اور معاشرے میں موجود اقلیتوں کے حقوق اور ان کی مذہبی آزادی سمیت جان و مال کی حفاظت کو بھی فروغ دیں۔ مذہبی تعلیمات کی روشنی میں نوجوان نسل کو انسانیت کی بھلائی اور معاشرے کی تعمیر و ترقی میں نمایاں کردار ادا کرنے پر آمادہ کیا جائے تاکہ پاکستانی معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکے۔
5. ملک میں عدل و انصاف کا عملی طور پر پرچار کیا جائے تاکہ پاکستان میں انصاف کی راہ ہموار ہو سکے اور انسانی حقوق کو وہی حیثیت حاصل ہو سکے جیسے دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں حاصل ہے اور جس کا اسلامی شریعت حکم دیتی ہے۔

حوالہ جات

[1] ۔راغب اصفہانی، امام، مفردات القرآن (مترجم: محمد عبدہ)، اسلامی اکیڈمی، لاہور، س ن، ج:1، ص:272 تا 274

[2] ۔عبداللہ عباس ندوی، قاموس الفاظ القرآن الکریم (مترجم: عبدالرزاق)، کراچی، مکتبہ دارالاشاعت، 2003ء، ص:95

[3] ۔زبیدی، مرتضیٰ الحسینی، سید، تاج العروس، الکویت، مطبعۃ حکومۃ، س ن، ج:16، ص:166

[4] ۔الجرجانی، علی بن محمد، کتاب التعریفات، بیروت، مکتبہ لبنان، 1985ء، ص:94

[5] ۔اشرف، حافظ، ڈاکٹر، اسلام اور بنیادی انسانی حقوق، لاہور، پنجاب یونیورسٹی، 2013ء، ص:133

[6] ۔سعد اللہ، حافظ، اسلامی ریاست اور غیر مسلم شہری، لاہور، عکس پبلیکیشنز، 2018ء، ص:88

. James Hastings, Encyclopedia of Religion and Ethics, EdinBurgh, New York, July 1918, [7]
Vol:10, P: 771.

[8] ۔ندیم عباس، "2020: مذہبی اقلیتوں کے لئے ایک اور بُرا سال"، ماہنامہ جہدِ حق، جنوری 2021ء، ص:5

[9] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020ء میں انسانی حقوق کی صورت حال، ص:199

[10] ۔ایضاً، ص:25

[11] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020ء میں انسانی حقوق کی صورت حال، ص:52

[12] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020ء میں انسانی حقوق کی صورت حال، ص:55،54

[13] ۔ایضاً، ص:55،56

[14] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020ء میں انسانی حقوق کی صورت حال، ص:85

[15] ۔ایضاً، ص:111

[16] ۔ایضاً، ص:113

[17] ۔ایضاً، ص:199

[18] ۔القرآن، النساء4:7

[19] ۔ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد (مترجم: محمد انور گھالوی)، لاہور، ضیا القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر 2012ء، کتاب الفرائض، باب: ماجاء فی المیراث الصُلب، ج:2، ص:365، رقم الحدیث:2505

[20] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020 میں انسانی حقوق کی صورتِ حال، ص:199

[21] ۔القرآن، النور24:2

[22] ۔متین ہاشمی، اسلامی حدود، لاہور، سنگِ میل پبلی کیشنز، 1979ء، ص:32،31

[23] ۔بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، صحیح بخاری (داؤد راز)، کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ، باب: الاعتراف بالزنا، ج:8، ص:182 رقم الحدیث:6829

[24] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020 میں انسانی حقوق کی صورتِ حال، ص:199

[25] ۔ابو داؤد، سلمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد (مترجم: محمد انور گھالوی)، ج:2، ص:459، کتاب الجنائز، باب: الخروج من الطاعون، رقم الحدیث:2697

[26] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020 میں انسانی حقوق کی صورتِ حال، ص:199

[27] ۔القرآن، النساء135:04

[28] ۔اصلاحی، امین احسن، اسلامی ریاست، لاہور، دارالتذکیر، 2006ء ص:138، 139

[29] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020 میں انسانی حقوق کی صورتِ حال، ص:200، 201

[30] ۔اشرف، حافظ، ڈاکٹر، اسلام اور بنیادی انسانی حقوق، لاہور، پنجاب یونیورسٹی، 2013ء، ص:204، 205

[31] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020 میں انسانی حقوق کی صورتِ حال، ص:202، 200

[32] ۔القرآن، العلق 96:1 تا 5

[33] ۔ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، ابو عبد اللہ، سنن ابنِ ماجہ (سعید مجتبیٰ سعیدی)، لاہور، مکتبہ اسلامیہ، 2015ء، ج:1، ص:125، کتاب السنۃ، باب: فضل العلماء والحث علی طلب العلم، رقم الحدیث: 224

[34] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020 میں انسانی حقوق کی صورتِ حال، ص:100

[35] ۔پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، 2020 میں انسانی حقوق کی صورتِ حال، ص:200 تا 203

[36] ۔طاہر القادری، اسلام میں انسانی حقوق، ص:223

[37] ۔القرآن، التوبہ 9: 91

[38] ۔https://www.bbc.com, 03-04-2023